باب۔۶

باجماعت نماز

قرآن: وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ۔

اور (درستی وپابندی) سے نماز پڑھو اور زکاۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو[یعنی باجماعت نماز پڑھو]،(البقرۃ:۴۳)۔

إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ۔

اور اللہ کی مسجدیں تو وہی شخص تعمیر اور آباد کرتا ہے جو اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے، اور نماز پڑھتا ہے،(التوبۃ:۱۸)۔

حدیث: ارشادِ نبیؐ ہے کہ جماعت کی نماز، گھر اور بازار کی نماز سے ۲۵ درجے زیادہ ثواب رکھتی ہے۔ اس لیے کہ جب نمازی وضو کر کے مسجد کی طرف چلتا ہے تو اس کا ہر قدم اللہ کے نزدیک ایک درجہ بلند کرتا ہے، اور وہ ایک گناہ معاف کرتا ہے۔ وہ جب تک مسجد میں رہتا ہے، اس کے لیے فرشتے مسلسل اس کی بخشش کی دعا کرتے ہیں۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (صحیح بخاری:۶۶۱)۔

آنحضورؐ نے فرمایا کہ جماعت کی نماز تنہا نماز کے مقابل ۲۷ گنا زیادہ ثواب رکھتی ہے۔ راویان: عبداللہ بن عمرؓ، ابوسعید خدریؓ، ابوہریرہؓ۔ (صحیح بخاری: ۶۱۵ تا ۶۱۸)۔

رسول مکرمؐ فرماتے ہیں کہ جو مسجد میں جماعت سے نماز پڑھنے کے لیے دور سے چل کر آتے ہیں انہیں زیادہ ثواب ملتا ہے۔ ہر اُٹھتا قدم باعث ثواب ہوتا ہے۔ راوی: انس بن مالکؓ۔ (صحیح بخاری: ۶۲۲)۔

ارشادِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ سفر کی حالت میں نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک کو چاہیے کہ اذان دے، پھر اقامت کہے۔ اس کے بعد تم میں سے جو بزرگ ہے وہ امامت کرے۔ راوی: مالک بن حویرثؓ۔ (صحیح بخاری: ۶۵۰)۔

آنحضرتؐ کا ارشاد ہے کہ امام کو چاہیے کہ ہلکی نمازیں پڑھائے۔ کیوں کہ مقتدیوں میں ضعیف، بوڑھے اور کام پر جانے والے افراد ہوتے ہیں۔ کوئی اپنی نماز پڑھے تو جس قدر چاہے طول دے۔ راویان: ابومسعودؓ، ابوہریرہؓ۔ (صحیح بخاری: ۶۶۵، ۶۶۶)۔

Siddiqui Publications

اہم فقہی پہلو:

فرض:

فقہا باجماعت نماز، فرض نہیں قرار دیتے۔

واجب:

(۱) بعض فقہا نے آیت **وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ** کے سبب باجماعت نماز کو واجب کہا ہے۔

[نوٹ: اس بارے میں ملنے والی احادیث پر بھی غور کریں تو اسے واجب کہنا ہی زیادہ درست لگتا ہے۔ مرتب]۔

(۲) قیام میں جب امام قرآن پڑھے تو مقتدی اسے خاموشی سے سنے، کیوں کہ امام کا قرآن پڑھنا ہی مقتدی کا پڑھنا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے، **وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا**، جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموشی اختیار کرو، (الاعراف: ۲۰۴)۔

سنت:

(۱) فقہا کی اکثریت باجماعت نماز پڑھنے کو سنتِ مؤکدہ کہتی ہے، (۲) دو اشخاص کی جماعت میں ایک شخص امامت کرے تو دوسرا شخص اس کے دائیں جانب بہ طور مقتدی کھڑا ہو جائے، (۳) تین یا تین سے زیادہ افراد کی موجودگی میں ایک فرد بہ طور امام آگے ہو اور باقی افراد درست صف بندی کے ساتھ اس کے پیچھے کھڑے ہوں، (۴) صف بندی کی ترتیب میں آگے بالغ مرد، پھر ان کے پیچھے نابالغ بچے اور آخر میں عورتوں کی صف (۵) خاص طور پر جمعہ اور عیدین کے موقع پر عورتوں کا باجماعت نماز پڑھنا درست ہے، (۶) بالغ، قرآن کا زیادہ علم رکھنے والا، تجوید سے قراءت کرنے والا، عمر اور رتبے میں بڑا موجود ہو تو وہ امامت کا زیادہ مستحق ہے، (۷) گھر میں جماعت ہو رہی ہو تو امامت کا حقدار صاحبِ خانہ ہے، (۸) امام کا مختصر یا اوسط قراءت کے ساتھ نماز پڑھانا افضل ہے، (۹) مقتدیوں کی تمام نماز امام کی نماز کے تابع ہے، (۱۰) البتہ رکوع سے کھڑے ہوتے ہوئے امام کے **سمع اللہ لمن حمدہ** کے جواب میں مقتدی **ربنا ولک الحمد** کہے۔

مستحب:

(۱) اپنی نمازوں میں عاجزی اور خشوع و خضوع کا پیدا کرنا۔

(۲) کھانا حاضر ہو چکا ہو اور دوسری طرف جماعت کھڑی ہونے والی ہو تو کھانے کو مقدم رکھنا۔

(۳) جماعت پکڑنے کی خاطر قضائے حاجت کو پورا کرنے یا وضو میں جلدی نہیں کرنا چاہیے۔

Siddiqui Publications